REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ر اکتوبر۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۶ر اکتوبر۔ کل حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت دن میں پُرسکون رہی۔ رات تکلیف زیادہ ہوگئی۔ رات کے پہلے حصہ میں نیند نہیں آئی۔ پچھلی رات آنکھ لگ گئی۔ صبح کے وقت درد سے آنکھ کھلی۔ اس وقت گو تکلیف موجود ہے مگر رات کی نسبت کم ہے۔ احباب التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو صحت یاب فرمائے۔ آمین

جلد ۴۶/۱۱ ۲۷ر اخاء ۱۳۳۶ھش ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء نمبر ۲۵۴

اللہ تعالیٰ کے حضور خدمتِ دین کے عہد کی پُرخلوص تجدید کے ساتھ

انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا آغاز

افتتاحی اجلاس میں ۹۷ مجالس کے ۲۴۶ نمائندگان اور ۳۴۷ اراکین کی شرکت

اجتماع سے مجلس مرکزیہ کے نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ایمان افروز خطاب

ربوہ ــــ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو نماز جمعہ کے بعد انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس عہد کی پُرخلوص و پُرجوش تجدید کے ساتھ شروع ہوا کہ انصار اللہ کے اراکین اسلام اور احمدیت کی مضبوطی و اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ نیز یہ کہ نہ اپنی اولادوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔

افتتاحی اجلاس میں پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۹۷ مجالس کے ۲۴۶ نمائندگان اور ۳۴۷ اراکین نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں سات سو کے قریب احباب زائرین کی حیثیت سے اس میں شریک ہوئے۔ یہ تعداد گزشتہ اجتماع کے پہلے روز کی تعداد کی نسبت ہر لحاظ سے زیادہ ہے۔ کیونکہ گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں ۹۱ مجالس کے قریباً دو سو نمائندے چار صد اراکین اور ۶۰۰ زائرین شریک ہوئے تھے اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال بسال اجتماع میں شریک ہونے والوں کی تعداد اور اس کی رونق میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجلاس اول کی کارروائی

تمام انصار مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں جمعہ اور عصر کی نمازیں ادا کرنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرمعارف خطبہ سننے کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر مقام اجتماع میں آ جمع ہوئے۔ پروگرام کے مطابق اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمانا تھا۔ تمام انصار حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور ارشادات سننے کے اشتیاق میں حضور کی تشریف آوری کے شدت سے منتظر تھے۔ لیکن حضور ناسازیٔ طبع کے باعث تشریف نہیں لا سکے۔ چنانچہ محرومی کے اس شدید احساس کے ساتھ اجلاس اول کی کارروائی مقررہ وقت کے مطابق ٹھیک ۲ بجکر ۳۵ منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم نائب صدر صاحب کی اقتداء میں تمام انصار نے کھڑے ہو کر پورے خلوص اور جوش کے ساتھ اپنا عہد دہرایا بعد ازاں چک منگلا کے جناب اللہ بخش صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

حقیقی انصار اللہ اور ان کا بلند مقام

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں اس امر کو واضح فرمایا کہ حقیقی انصار اللہ سے کون لوگ مراد ہیں ان کے کیا فرائض ہیں اور ان کا مقام کیا ہے۔

ابتداءً آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ضعف کے باعث اس افتتاحی اجلاس میں تشریف نہیں لا سکے امید ہے کہ انشاء اللہ حضور کل صبح تشریف لا کر ہمیں اپنے روح پرور ارشادات سے نوازیں گے۔ اور ہم ان فیوض و برکات سے مستفید ہو سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات کے ساتھ وابستہ فرمائے ہیں یہ اعلان سنتے ہی تمام حاضرین کے دل سے یہ دعا نکلی۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے فرائض کما حقہ بجا لانے کی توفیق دے۔

بعد ازاں اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے محترم نائب صدر صاحب نے فرمایا انصار دو قسم کے ہو سکتے ہیں ایک نام کے انصار اور ایک حقیقی انصار جو علاقہ مشرقی وسطیٰ کہلاتا ہے۔ وہاں ہزاروں کی تعداد میں ایسے عیسائی بھی بستے ہیں۔ جن کے نام مسلمانوں کے سے ہیں۔ ظاہر ہے کہ نام کے اسلامی ہونے سے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح محض انصار اللہ کہلانے سے ہم حقیقی معنوں میں انصار اللہ نہیں بن سکتے حقیقی انصار اللہ ہم جب ہی بنیں گے کہ جب ہماری ہر حرکت و سکون سے یہ گواہی ملنے لگے کہ فی الواقعہ ہم خدا کے دین کی نصرت اور حمایت کرنے والے ہیں۔ ہمارا اٹھنا ہمارا بیٹھنا ہمارا چلنا پھرنا الغرض ہمارا مرنا اور جینا اور اس کا ایک ایک لمحہ اس طور پر بسر ہونے لگے کہ وہ دین کی نصرت اور اس کی تائید و حمایت پر منتج ہوئے بغیر نہ رہے اس مرحلہ پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام من کان للہ کان اللہ لہ ... نحن انصار اللہ۔ کان اللہ فی نصرتہٖ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ... ۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ ... شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اسلام اور سیاست

قسط اول

ہم نے کئی بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ چونکہ اسلام عالمگیر دین ہے۔ اس کو کسی قوم یا کسی ملک سے کوئی تعلق نہیں ہے اور آج جبکہ تمام اقوام اور ممالک ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو چکے ہیں کہ اقوام کی حیثیت خاندانوں اور ممالک کی حیثیت ایک شہر کے محلوں کی طرح ہو گئی ہے۔ کسی ایسی تحریک کو جس کا مقصد دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہو۔ کسی ملک کی سیاسی پارٹی بازی میں حصہ نہیں لینا چاہیئے کیونکہ اس طرح دین اسلام کو غالب کرنے کا مقصد مجروح ہوتا ہے اور گروہ یا جماعت جو اس کام کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ وہ کل سیاست کی بھول بھلیوں میں پریشان ہو کر رہ جاتی ہے اور اپنی منزل مقصود کو بھول جاتی ہے یہی نہیں بلکہ جیسا کہ تجربہ بھی ثابت ہو چکا ہے۔ اکثر ملکوں میں ایسی اقامت دین کی تحریکیں سیاسی طوفانوں کے مقابلہ میں تباہ ہو گئی ہیں۔

یہاں ایک دفعہ ہم پھر واضح کر دیتے ہیں کہ ہم تمام ایسی سعی کو جو دین کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے پیش نظر کی جائے۔ نہ صرف بنظر استحسان دیکھتے ہیں بلکہ ہمیں دلی مسرت ہوتی ہے۔ اور ہم تمام ایسے افراد اور جماعتوں کو اپنا ہمسفر اور رفیق کار سمجھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایسے افراد اور جماعتوں کو صحیح طریق سے خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ اور ان کی سعی و کوشش دین اسلام کی گاڑی آگے دھکیلنے میں کارگر ثابت ہو۔

اسی محبت کے جذبات کی وجہ سے ہمیں ایسے افراد اور ایسی جماعتوں کے لائحہ عمل پر کبھی کبھی تعمیری نقطۂ نظر سے تبصرہ کرنا ہوتا ہے۔ جس سے ہمارا مقصد کسی فرد یا جماعت کو گرانے کا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی راہ نمائی کرنا ہوتا ہے۔ اور اس راستہ میں جو ایچ پیچ ٹیلے یا گڑھے اور غاریں پڑتی ہیں۔ اپنے علم کے مطابق ان کی نشاندہی کر کے انہیں خطرے سے بچانا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ ان خطروں سے محفوظ ہو کر دین کی صحیح خدمت کر سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ہی غلطی پر ہوں۔ لیکن جب تک ہم اپنے آپ کو راہ راست پر سمجھتے ہیں۔ اس وقت تک ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے خدشات کا اظہار کریں۔ اور ان خطروں سے متنبہ کریں۔ جو ہم کو نظر آتے ہیں:

اس جذبہ سے ہم جماعت اہلحدیث اور جماعت اسلامی اور دیگر ایسی جماعتوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ اور ہمیں سب سے بڑی خواہش ہے۔ کہ یہ جماعتیں جو خدمت دین کا ادعا رکھتی ہیں اپنی جدوجہد کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں۔ البتہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ ہم اپنی سمجھ کے مطابق ان کے بعض طریقوں کو غلط سمجھتے ہیں اور دین کے غلبہ کی مہم کے منافی تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ جماعت اسلامی کو ہم شروع سے سمجھاتے آئے ہیں۔ کہ دین کو بازیچۂ سیاست بنانا مناسب نہیں۔ سیاست محض ایک پہلو ہے۔ لیکن اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے۔ سیاست میں مگن ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم ملکی سیاست میں مزید الجھن پیدا کریں گے۔ اور مقصد دین کو بھی نقصان پہونچائیں گے۔ اس لئے یہ امر باعث امتنان ہے۔ کہ اگرچہ بنیادی طور پر مودودی صاحب اسی غلط روش پر رواں دواں ہیں۔ لیکن بعض معاملات میں انہوں نے ہمارے مشورہ کے مطابق بڑی حد تک بتدریج اصلاح کر لی ہے۔ اس لئے ہمیں امید بندھتی ہے کہ وہ مزید اصلاح کر کے صراط مستقیم سے اور بھی قریب تر ہوتے جائیں گے

اس کا بیّن ثبوت یہ ہے۔ کہ خود ان کی جماعت میں ہی ایک ایسا فریق پیدا ہو چکا ہے۔ جو انکی آئیڈیالوجی سے متفق نہیں ہے۔ اور ان کے بعض سیاسی اعمال کو غلطی پر محمول کرتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ان کے ایک پرانے رفیق کار مولانا عبدالغفار حسن کے ایک مضمون سے جو "المنیر" لائل پور ۲۳ اگست ۵۷ء میں "اصول دین اور مصلحت دین" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔

"آج سے ۳۰-۴۰ سال قبل کی بات ہے۔ کہ مسلم قوم کے راہنماؤں نے براہ راست اسلامی دعوت اور اصول دین پیش کرنے کے بجائے آزادئ وطن کا نعرہ بلند کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمارے دو دشمن ہیں۔ ایک انگریز اور دوسرا ہندو۔ انگریز اپنی قوت و سطوت کے لحاظ سے ہندوؤں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے حسب ضابطہ ہندو قوم کے ساتھ مل کر استقلال وطن کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے مقابلہ میں ایک دوسری تحریک اٹھی۔ جس میں علمائے دین بھی تھے۔ اور مقلدین فرنگ بھی۔ لیکن آخر الذکر کی تعداد زیادہ تھی۔ اس گروہ کے حامی علماء نے کہا۔ کہ اس وقت ایک طرف آزادئ وطن کی تحریک ہے جس میں ہندو لیڈر پیش پیش ہیں۔ اور دوسری طرف بے عمل اور فاسق قسم کے مسلمان لیڈروں پر مشتمل ایک قومی تنظیم ہے ان حالات میں ہمیں مصالح دین اور حکمت عملی کی روشنی میں دوسرے گروہ کا ساتھ دینا چاہیئے۔

لیکن اسی گرما گرمی اور بحث و جدال کے دوران ایک تیسری آواز (جماعت اسلامی ناقل) اٹھی اور بڑے وزن دار دلائل کے ساتھ اٹھی (اور اسے مسلسل اسی پرشکوہ انداز میں اٹھتے رہنا چاہیئے تھا) کہ یہ کیا ابن الوقتین کی صدا ہے۔ اور یہ کیا مصلحت مصلحت کی پکار ہے۔ ہمیں ٹھوس بنیادوں پر اصول دین کی روشنی میں براہ راست اسلام کی طرف دعوت دینی چاہیئے۔ خواہ اس میں کتنی دیر لگے۔ اور خواہ جان و مال کی بڑی سے بڑی قربانیوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ افسوس کہ یہ تیسری آواز بھی منزل مقصود تک پہونچنے سے پہلے ہی حکمت عملی اور ابن الوقتین کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر رہ گئی"۔

(المنیر لائل پور ۲۳ اگست)

مولانا کو یہ افسوس کیوں کرنا پڑا اس لئے کہ یہ تیسری تحریک بھی اگرچہ بلند نعرہ اسلام کے لئے اٹھائی گئی تھی۔ مگر چونکہ اس کا طریق کار بھی وہی ہے جو پہلی دو تحریکوں کا تھا۔ یعنی اسلام جیسے عالمگیر دین کو بھی سیاست کی تنگنائے میں مقید کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اس سے کسی دیگر اور اعلےٰ نتیجہ کی امید رکھنا ہی عبث ہے۔ اس لئے مولانا کا افسوس بجا ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

(باقی)

تبصرہ

از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ چند سطور میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب کی کتابوں پر اظہار رائے کے طور پر لکھی جاتی ہیں۔ میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب کرنل کمانڈنٹ رائل پاکستان آرمی سروس کور پاکستان کی مخصوص شخصیتوں میں سے ہیں۔ کیونکہ وہ صرف پاکستانی جرنیل ہی نہیں بلکہ علمی مذاق بھی رکھتے ہیں اور خصوصاً ایسا علمی مذاق

جو اسلام کی ایسی تعلیمات کے متعلق تجسّس رکھتا ہے۔ جو فوجی ٹیکٹکس (Tectics) کے متعلق ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے ان کی کتاب "حدیث دفاع" میرے دیکھنے میں آئی۔ اس کے بعد کرنل الٰہی بخش صاحب لاہور کے مشہور فزیشن ہیں۔ ان سے طبی مشورہ لینے کے لئے میں گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ صرف ایک کتاب کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر وہ اس وقت کئی کتابیں لکھ چکے ہیں جو اپنی ذات میں نہایت مفید ہیں۔ تب مجھے جنرل صاحب موصوف کی دوسری کتابوں کا تجسّس پیدا ہوا اور آج میں ان کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرتا ہوں۔

"حدیث دفاع" جو خان لما(؟) جرنیل صاحب کی پہلی کتاب ہے۔ فوجی امور سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لئے معلومات کا ایک گرانقدر ذخیرہ ہے کیونکہ اس میں انہوں نے جنگ کے متعلق اسلامی احکام اور صحابہ کے اعمال کو روشن کیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ ہر مسلمان جس کو اسلام کی خوبیوں کو معلوم کرنے کا شوق ہو گا۔ وہ اس کتاب کو پڑھ کے نہ صرف اسلام کے متعلق اپنی معلومات کو بڑھائیگا۔ بلکہ اسلام کی عظمت کا پہلے سے بھی زیادہ قائل ہو جائیگا میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب تبلیغ اسلام میں بھی کام آسکتی ہے اور اگر اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ ہو جائے تو انگریزی جاننے والے ملکوں میں غیر مسلموں کو اسلام سے روشناس کرانے کا ایک نہایت اعلیٰ ذریعہ ثابت ہوگی۔

دوسری کتاب یا کم از کم وہ دوسری کتاب جو مجھے ملی ہے۔ جنرل صاحب کی تصنیف "اسلحہ جنگ" ہے۔ یہ کتاب "حدیث دفاع" کی طرح براہ راست تو اسلام پر کوئی روشنی نہیں ڈالتی لیکن فوج کے ساتھ تعلق رکھنے والے زمانہ حال کے ہتھیاروں سے پبلک کو بہت عمدہ طور پر روشناس کراتی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ پرانے زمانہ میں جنگ کے جیتنے کے لئے جو آلات ایجاد ہوئے تھے۔ موجودہ زمانہ میں ان کو ترقی دے کر ایک ایسی شکل مل گئی ہے کہ دونوں میں موازنہ کرنا مشکل ہو گیا ہے پہلے ایشیا جنگی ہتھیاروں میں ترقی کر رہا تھا مگر اب یورپ کی توجہ اس طرف ہو گئی ہے۔ بلکہ امریکہ بھی اس دوڑ میں آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے جرمنی کی ان کوششوں کا بھی ذکر کیا ہے جو پچھلی جنگ کے جیتنے کے لئے اس نے کی تھیں۔ اور ایسی باتیں لکھی ہیں جن سے پاکستان کی حکومت فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ چونکہ جرنیل صاحب دوسری عالمگیر جنگ میں بھی شامل رہے ہیں۔ اس لئے ان کو نئے ہتھیاروں کا خاص علم ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانا ان کی قوم اور ان کی حکومت کا فرض ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں نئے ہتھیاروں کے متعلق بڑی بحث کی ہے۔ غالباً ایچ بم اور اٹم بم کے متعلق وہ کچھ نہیں لکھ سکے اس لئے کہ یہ دو نو بم آج تک امریکہ کے فوجی محکمے کا راز رہے ہیں۔ اور امریکہ نے آج تک اپنے حلیفوں کو بھی اس راز سے آگاہ نہیں کیا لیکن آہستہ آہستہ وہ راز کھل رہا ہے اور اب شاید چند سال کی دیر لگے گی۔ جس میں یہ راز عالمگیر سائنس بن جائے گا۔ اور سب دنیا اس سائنس سے فائدہ اٹھانے لگ جائے گی۔ خدا کرے جس طرح ایٹمی ہتھیاروں سے امن کے زمانے میں فائدہ اٹھانے کے لئے جو انجمن بنائی گئی ہے اس میں عزیزم پروفیسر عبد السلام کو جو پاکستانی ہیں۔ کام کرنے کا موقع ملا ہے اسی طرح جنگی کاموں میں ایٹمی طاقت کے استعمال کرنے کے متعلق جو انجمنیں بنائی جائیں۔ ان میں مزید پاکستانی سائنسدانوں کو کام کرنے کا موقع دیا جائے اور پاکستان بھی ایسا ہی مضبوط ہو جائے جیسا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں۔

میں ان مختصر الفاظ پر اپنے ریویو کو ختم کرتا ہوں۔ اور پھر کہتا ہوں کہ ہمارے اہل ملک کو علمی امور سے تغافل کرنا چھوڑ دینا چاہیئے۔ بلکہ ان علوم سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے ہر چھوٹے بڑے کو اپنے مطالعہ کو وسیع کرنا چاہیئے جس میں میجر جنرل محمد اکبر خان کی کتابیں "حدیث دفاع" اور "اسلحہ جنگ" بہت ممد ثابت ہوں گی۔

دستخط:۔

مرزا محمود احمد

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تمام دنیا ایک طرف ہو۔ اور مومن دوسری طرف تو فتح مومن کو ہی حاصل ہوتی ہے

خدا تعالیٰ جو تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ سب سے زیادہ رحمت مومن پر ہی کرتا ہے اور ہر ایک مصیبت کے وقت اسے سنبھالتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تمام دنیا ایک طرف ہو۔ اور مومن ایک طرف۔ تو فتح مومن کو ہی دیتا ہے اور اس کی عمر اور عافیت کے دن بڑھاتا ہے۔ دشمن کہتا ہے۔ کہ وہ ہلاک ہو جائے اور ناپدید ہو جائے۔ پر وہ دشمن کو ہی ہلاک کرتا ہے۔ اور اس کی بددعائیں اسی کے سر پر مارتا ہے۔ پر مومن کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔ اور اس کی دعاؤں کو قبول کر کے وہ خوارق دکھلاتا ہے۔ جن سے دنیا حیران ہو جاتی ہے۔ کرامت کیا چیز ہے؟ مومن کی دُعا جو قبول ہو کر ایک نہایت مشکل اور بعید از عقل کام کو پورا کر دیتی ہے اور تمام خلقت کو ایک حیرت میں ڈالتی ہے۔ پھر کیونکر کہا جائے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ نادان ہے۔ وہ شخص جو ایسا خیال کرتا ہے۔ بیوقوف ہے۔ وہ فلسفی جو ایسا سمجھتا ہے۔ یہ دعوے بے دلیل نہیں۔ اس پر میرے پاس کھلے کھلے دلائل اور نہایت روشن براہین ہیں۔ پر جو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھتا ہے۔ تا آفتاب نظر نہ آئے۔ وہ کیونکر روشنی کو دیکھ سکتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ [illegible])

اسلامی تہذیب و تمدن

از جناب شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی۔ لاہور

تہذیب و تمدن کا مفہوم

اصل موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے ضروری ہے کہ تہذیب و تمدن کا مفہوم متعین کر دیا جائے۔ تہذیب و تمدن کے متعلق فلسفیوں اور علماء نے بڑی بڑی موشگافیوں سے کام لیا ہے اور ان کی بہت پیچیدہ تعریفیں کی ہیں۔ آسان زبان میں اگر ان تعریفوں کو بیان کیا جائے تو اس طرح ہوں گی:

تہذیب ان افکار اور ان خیالات کا نام ہے جو کسی قوم میں مذہب یا اخلاق کے اثر کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں اور ان افکار و خیالات کے نتیجہ میں انسانی اعمال جو شکل اختیار کرتے ہیں اسے تمدن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تہذیب روحانی اور دماغی ترقی کا نتیجہ ہے اور تمدن مادی ترقی کا نتیجہ۔ تہذیب، مذہب اور فلسفہ کی قائم کی ہوئی بنیاد ہے اور تمدن اس بنیاد پر کھڑی کی ہوئی عمارات۔ عمارت کھڑی کرنے والے لوگ بنیاد رکھنے والے کے خیالات سے کتنے ہی دور چلے جائیں پھر بھی وہ اس بنیاد کو نہیں چھوڑ سکتے۔ یہی حال تہذیب و تمدن کا ہے۔ مذہب دنیا میں آکر لوگوں کے سامنے بعض مخصوص نظریات پیش کرتا ہے۔ اب خواہ اس مذہب کے پیرو بعد میں کتنے ہی کیوں نہ بگڑ جائیں۔ تاہم ان کے اعمال میں ان مخصوص نظریات کی جھلک ضرور دکھائی دے گی۔ جنہیں مذہب میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

پانچ دنیوی تحریکیں

ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک دنیا تہذیب کے مختلف ادوار میں سے گذر چکی ہے اور ہر دور گوناگوں خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اب تک دنیا میں پانچ عظیم الشان دنیوی تحریکیں جلوہ گر ہو چکی ہیں اور ہر تحریک نے آکر دنیا کو ایک پیغام دیا۔ ان میں سے ایک تحریک ہندوستان میں اٹھی جو آرین تحریک کہلاتی ہے۔ دوسری تحریک مغرب میں اٹھی وہ رومن تحریک کہلاتی ہے تیسری تحریک وسط ایشیا اور چین میں پیدا ہوئی اسے ایرانی تحریک کا نام دیا جاتا ہے چوتھی تحریک مغربی ایشیا اور افریقہ میں پیدا ہوئی۔ اسے بابلی تحریک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور پانچویں تحریک جسے موجودہ زمانہ میں عالمگیر حیثیت حاصل ہے۔ وہ مغربی تحریک کہلاتی ہے ان پانچوں تحریکوں کے پیچھے ایک نیا فلسفہ اور جدید تہذیب تھی۔ جس کے باعث یہ تحریکیں انقلاب انگیز قوت اپنے اندر رکھتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ گو بعد میں ان تحریکوں کے علمبردار دنیا سے مٹ گئے اور دوسرے لوگوں نے ان کی جگہ لے لی۔ لیکن انہوں نے جس فلسفہ اور تہذیب کے نشانات اپنے پیچھے چھوڑے تھے وہ ان مٹ ثابت ہوئے۔ حکومتیں بدل گئیں۔ لیکن اصول حکومت وہی رہے جو ان مشہور تحریکات کے علمبرداروں نے وضع کئے تھے۔ گویا تہذیب کا جھنڈا تو ایک ہی رہا۔ ہاں اتنی تبدیلی ضرور ہوئی کہ وہ ایک قوم کے ہاتھ سے منتقل ہو کر دوسری قوم کے ہاتھ میں آ گیا۔

متذکرہ تحریکات کا پیش کردہ فلسفہ

اسلامی تہذیب کے اصول بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متذکرہ بالا تحریکات کے پیش کردہ فلسفہ کو بھی باختصار بیان کر دیا جائے تا اسلام کے پیش کردہ فلسفہ اور تہذیب سے ان کا موازنہ کیا جا سکے۔

آرین تہذیب:۔ آرین تہذیب کی بنیاد نسلی امتیاز پر تھی۔ نسلی امتیاز کے نتیجہ میں برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر کے طبقات پیدا ہو گئے۔ اور یہی فلسفہ تناسخ کا مسئلہ پیدا کرنے کا باعث ہوا۔ تا ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کو یہ کہہ کر مطمئن کیا جا سکے کہ اگر تم پچھلے جنموں کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں شودر بن گئے ہو تو فکر کی بات نہیں۔ اگر تم موجودہ جون میں نیک اعمال بجا لاؤ گے تو اگلی جون میں تمہاری حالت موجودہ حالت سے بہتر ہو گی۔

رومن تہذیب:۔ رومن تہذیب کی بنیاد قانون اور حقوق پر تھی۔ اس تہذیب کے علمبرداروں نے ایسے اصول وضع کئے جن سے کام لے کر ایک نظام کے تحت بنی نوع انسان پر حکومت کی جائے اور لوگوں کو ایک قانون کے تحت لا کر ان پر ملکی حکام کی تنقید کی جا سکے۔

ایرانی تہذیب:۔ ایرانی تہذیب کی بنیاد اخلاق، سیاست اور تمدن باہمی کے فلسفہ پر تھی۔ اخلاق کو اہمیت دینے کے نتیجہ میں ان کی نیکی اور بدی کے الگ الگ خداؤں یعنی اہرمن اور یزدان کا تصور پیدا ہوا۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ گناہ جیسی گندی شے کا مالک نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ دنیا میں گناہ کا وجود پایا جاتا ہے۔ اس لئے گناہ کا پیدا کرنے والا کوئی اور خدا ہونا چاہیئے۔ جو قابل پرستش نہیں بلکہ قابل نفرت ہو۔ تعاون باہمی کے فلسفہ کے نتیجہ میں کامن ویلتھ یعنی ایک ایسے نظام کی بنیاد پڑی۔ جس کے تحت ایک سے زائد خود مختار حکومتیں باہمی تعاون کی اساس پر اپنے میں سے ایک طاقت کی بالادستی تسلیم کر لیتی ہیں۔

بابلی تہذیب:۔ بابلی تہذیب کی بنیاد علم ہندسہ۔ کیمسٹری اور علم ہیئت پر تھی۔ اس تہذیب کے علمبردار کہتے تھے۔ کہ نظام شمسی کو اپنے لئے نمونہ قرار دے کر دنیا میں اس کی اتباع کرنی چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں کو تعمیر و تنظیم میں خاص دلچسپی تھی اور وہ بلند و بالا اور مستحکم عمارتیں بنانے میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔

مغربی تہذیب:۔ موجودہ مغربی تہذیب کی بنیاد مادیت کے فلسفہ پر ہے اور یہ فلسفہ مشاہدہ اور تجربہ پر مبنی ہے۔ اسی فلسفہ کے باعث مغربی تہذیب نے وہاں کے لوگوں میں قومیت (Nationalism) کا شدید احساس پیدا کر دیا ہے۔

اسلام کی عالمگیریت

ان تمام تہذیبوں کی تاریخ پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دائرہ عمل خاص خاص علاقوں اور مخصوص اقوام تک محدود تھا۔ ان میں وہ "عالمگیریت" نہیں پائی جاتی تھی جو انہیں زمان و مکان اور قومیت کی حدود سے نکال کر آفاقی بنا سکتی۔ یہ خصوصیت اگر کسی کے حصہ میں آئی ہے تو صرف اسلام ہے۔

اسلام کا جوہری امتیاز

مسئلہ توحید

اسلام کا اصلی اور جوہری امتیاز اس کا مسئلہ توحید ہے۔ وحدانیت کا جو قطعی اور یقینی تصور اسلام نے پیش کیا ہے اور کسی مذہب یا فلسفہ نے پیش نہیں کیا۔ اور اسی تصور پر اس کی ثقافت اور تہذیب کی بنیاد ہے۔ اسلام سے پیشتر بھی اللہ تعالیٰ کے فرستادے اپنی اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت کا سبق سکھاتے رہے۔ لیکن توحید کے واضح اور قطعی تصور کی عدم موجودگی کے باعث ان کے پیروؤں نے بعد میں خود انہیں خدائی کا درجہ دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی اور آہستہ آہستہ ان قوموں سے توحید کا تصور ہی مفقود ہو گیا۔ اسلام کی یہ خوبی ہے کہ اس نے اپنے پیروؤں کے سامنے توحید کا ایسا واضح تصور پیش کر دیا جس میں چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور دیگر مذاہب کے برعکس کسی ایک مسلمان نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) خدائی صفات سے متصف خیال نہیں کیا۔

اسلام کے اسی امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے ایک مشہور مغربی مفکر ایڈورڈ ولیم ہارٹ پول لیکی اپنی کتاب The History of European Morals میں لکھتا ہے کہ جس طرح یہ بات حیرت انگیز ہے کہ یونان میں بہت ہی قلیل عرصہ میں سینکڑوں مدبر۔ عالم۔ فلسفی اور سیاست دان پیدا ہو گئے اسی طرح یہ امر بھی حیرت کن ہے کہ جس علاقے میں اسلام پہنچا وہاں سے توحید کا تصور مٹ نہ سکا۔

عالمی اخوت و مساوات کا احساس

عقیدہ توحید ہی کے نتیجہ میں مسلمانوں میں مساوات اور عالمی اخوت کا احساس پیدا ہوا اور انہی اصولوں پر اسلامی تہذیب و تمدن کی عمارت استوار کی گئی۔ عقیدہ توحید کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کل بنی نوع انسان ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ اس لئے دنیا میں ہر ایک کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ اور کسی امیر کو غریب پر، مغربی کو مشرقی پر، آزاد کو غلام پر اور گوری نسل کے انسان کو کالے پر کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں ہے۔ مسلمانوں کو اسی امر کا احساس دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز ہی میں فرما دیا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین

(سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے)

سورہ فاتحہ کی یہ آیت جسے مسلمان اپنی پنج وقتہ نماز و دعا کے دوران دن میں بیسیوں مرتبہ تلاوت کرتے ہیں مسلمانوں کو ہر دم یہ احساس دلاتی رہتی ہے کہ جس طرح ان کا معبود تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اس کے لطف و کرم کا دائرہ کل بنی نوع انسان تک وسیع ہے اسی طرح ان کی ہمدردی مروت اور احسان کا دائرہ صرف اپنے لوگوں تک محدود نہیں بلکہ تمام دنیا کے لوگوں پر محیط ہونا چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

اطفال الاحمدیہ کا سترھواں سالانہ اجتماع ۱۹۵۷ء

ٹھوس تربیتی پروگرام اور علمی و ورزشی مقابلے

(قسط دوم)

۲۔ مشاہدہ معائنہ: ۔ اس کے بعد مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ شروع ہوا جس میں مختلف مجالس کے پچاس اطفال نے حصہ لیا۔ اس میں بھی تین اطفال نے مساوی نمبر لئے۔ اس لئے ان کا آخری مقابلہ دوسرے دن ہوا۔ جس میں محمد اسماعیل خان دارالرحمت شرقی اول۔ منیر الحق رامہ دارالرحمت وسطی دوم اور رفیق احمد طاہر دارالرحمت وسطی سوم رہے۔

۳۔ خوش الحانی: ۔ اس کے بعد خوش الحانی کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں سترہ مجالس کے ۳۹ اطفال نے حصہ لیا۔ محمد اسحٰق صاحب (منگلا) دارالبرکات اول گلزار احمد طاہر دارالصدر شرقی دوم اور مجیب احمد راولپنڈی سوم رہے

۴۔ حفظ و تلاوت قرآن مجید: ۔ اس میں بھی سترہ مجالس کے ۲۹ اطفال نے حصہ لیا۔ حفظ قرآن مجید میں مجیب احمد صاحب راولپنڈی اول۔ حافظ طاہر احمد و شریف احمد صاحب سرگودھا دوم اور محمود احمد صاحب سرگودھا سوم رہے۔ تلاوت قرآن مجید میں مجیب احمد راولپنڈی اول اور محمد افضل سرگودھا دوم اور حافظ محمد حسین بورڈنگ مدرسہ احمدیہ سوم رہے

۵ تقریری مقابلہ: ۔ یہ مقابلے نماز مغرب تک جاری رہے۔ نماز مغرب اور کھانے کے بعد تقریری مقابلے شروع ہوئے۔ اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات کا اعلان اخبار الفضل میں پہلے ہی کر دیا گیا تھا۔

۱۔ بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض۔

۲۔ الٰہی سلسلوں کے لئے خلافت ضروری ہے

۳۔ جو خدا کا ہے۔ اسے للکارنا اچھا نہیں

۴۔ اسلام امن کا مذہب ہے۔

۵۔ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے فوائد

۶۔ ربوہ ہمارا مرکز۔

ان میں کسی ایک عنوان پر حصہ لینے والے کو زیادہ سے زیادہ سات منٹ تک تقریر کرنے کی اجازت تھی۔

مقابلہ میں مختلف مجلس کے بارہ اطفال نے حصہ لیا۔ اطفال نے اس مقابلہ کے لئے خوب تیاری کی ہوئی تھی۔ جاوید احمد دارالرحمت ربوہ اول لئیق احمد ربوہ دوم اور عطار المجیب ربوہ سوم رہے۔

جج کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور محترم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد نے ادا کئے۔ "فجزاھم اللہ خیرا"۔

۶۔ عام معلومات: ۔ تقاریر کے معاً بعد عام معلومات (شرعی و غیر شرعی) کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس میں مختلف مجلس کے ۳۲ اطفال نے حصہ لیا۔

سوالات کے جوابات سے معلوم ہوتا تھا کہ اطفال اچھی طرح تیاری کر کے آئے تھے۔ بعض کے جوابات تو بہت برجستہ و پرلطف ہوتے تھے۔ نتیجہ یہ رہا۔

حامد محمود صاحب ربوہ اول مجیب احمد راولپنڈی دوم اور محمد نصیر صاحب ربوہ سوم۔ ان مقابلوں کے اختتام پر ساڑھے دس بج چکے تھے۔ اس کے بعد اطفال کو اپنے خیموں میں جانے کی اجازت دیدی گئی۔

۱۲ اکتوبر: ۔ اس دن علی الصبح ساڑھے چار بجے لاؤڈ سپیکر پر تلاوت قرآن مجید شروع کروائی گئی۔ تاکہ سب سے پہلی آواز جو مقام اجتماع سے اطفال کے کانوں میں پڑے وہ ذکر الٰہی ہو۔ اور یہی ان کو بیدار کرنے کا ذریعہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطفال نے اچھی خاصی مستعدی کا ثبوت دیا سب اطفال ٹھیک پانچ بجے تک نماز فجر کیلئے بالکل تیار تھے۔ بعض نے نوافل بھی ادا کئے سب نے نماز فجر با جماعت ادا کی اس کے بعد تلاوت قرآن مجید، پھر اجتماعی ورزش اور پھر ٹھیک سات بجے ورزشی مقابلے شروع ہوئے۔

۱۔ فٹ بال: ۔ سب سے پہلے فٹ بال کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں خالد اور طارق بلاک اسامہ اور حمزہ بلاک میں مقابلہ ہوا دونوں مقابلوں میں طارق اور حمزہ بلاک کی ٹیمیں فاتح رہیں ان ٹیموں کا فائنل دوسرے دن پر چھوڑا گیا۔

۲۔ میرو ڈوبہ: ۔ ۸ بجے سے ۹ بجے تک میرو ڈوبہ کا میچ ہوا۔ جس میں طارق اور اسامہ بلاک کی ایک ٹیم اور خالد اور حمزہ بلاک کی دوسری ٹیم نے حصہ لیا۔ ہر ٹیم میں گیارہ افراد تھے مؤخر الذکر ٹیم فاتح رہی

۶۔ ۹ بجے سے دوڑیں شروع ہوئیں وقت کی کمی کی وجہ سے صرف ایک دوڑ ۲۲۰ گز کی ہو سکی۔ اس دوڑ میں ربوہ، احمد نگر چنیوٹ، لائلپور، راولپنڈی اور سرگودھا کی مجالس کے ۲۳ اطفال نے حصہ لیا۔ نتیجہ یہ رہا۔ نعیم احمد لائلپور اول عبد السمیع دارالصدر شرقی دوم، حمید اللہ خاں دارالنصر ربوہ سوم

۳۔ جھنڈا جنگ: ۔ اس کے بعد اطفال کا مشہور و معروف معرکۃ الآراء اور ہر دلعزیز مقابلہ جھنڈا جنگ کا مقابلہ شروع ہوا اس دفعہ طریق مقابلہ میں اصلاح کر دی گئی تھی۔ اس لئے ابتدائی اور آخری ٹیمیں سب کی سب بہت تھوڑے وقت میں کھیل چکی تھیں۔ جھنڈا جنگ کا پہلا مقابلہ خالد اور طارق بلاک میں ہوا۔ طارق بلاک فاتح رہا۔ دوسرا مقابلہ اسامہ اور حمزہ بلاکس کے درمیان ہوا۔ اس میں حمزہ بلاک کامیاب رہا۔ فائنل مقابلہ طارق اور حمزہ بلاکس کی ٹیموں میں ہوا۔ جس میں طارق بلاک فاتح ہوا۔ اور حمزہ بلاک کی ٹیم نے دوسری پوزیشن اختیار کی۔

تحریری مقابلہ: ۔ اس کے بعد ۲½ بجے تک نماز ظہر و کھانے کا پروگرام تھا۔ ٹھیک ۲½ بجے تحریری مقابلہ شروع ہوا جس میں آٹھ مجالس کے بارہ اطفال نے شرکت کی۔ اس مقابلہ کے عنوانات کا اعلان بھی الفضل میں کئی دن قبل کر دیا گیا تھا عنوانات یہ تھے:۔

۱۔ برکات خلافت (۳) اطاعت امیر

۲۔ احمدی بچے کے فرائض (۴) پانچ صحابی بچوں کے ایمان افروز واقعات

۵۔ ہمارے عقائد ....

... ان میں کسی ایک عنوان پر نصف گھنٹہ تک مضمون لکھنے کی اجازت تھی۔ نتیجہ یہ رہا عطار المجیب محلہ دارالصدر ربوہ (ربع) اول عنایت اللہ دارالرحمت غربی دوم اور عبد السلام صاحب ارشد دارالرحمت وسطی سوم رہے۔

۴۔ کبڈی: ۔ اس کے بعد کبڈی کا مقابلہ شروع ہوا۔ یہ مقابلہ پہلے طارق اور خالد بلاک میں اور اسامہ اور حمزہ بلاک میں ہوا۔ دونوں مقابلوں میں طارق اور حمزہ بلاک کی ٹیمیں کامیاب رہیں۔ دوسرے دن ان کا فائنل میچ ہوا۔ جس میں حمزہ بلاک کی ٹیم اول رہی اور طارق ٹیم نے دوسری پوزیشن اختیار کی۔

پرچہ ذہانت: ۔ نماز عصر کے بعد ٹھیک چار بجے پرچہ ذہانت شروع ہوا۔ جس میں ۶۵ اطفال نے شرکت کی اس مقابلہ میں ۲۵ اطفال نے برابر نمبر لئے۔ اس لئے دوسرے دن ان سب کا فائنل لیا گیا۔ جس میں سیف الرحمٰن صاحب قیصرانی اول۔ محمد اسحٰق صاحب نعیم دوم اور عطار المجیب ارشد سوم رہے۔ اس کے بعد سات بجے تک نماز مغرب اور کھانے کا پروگرام تھا۔ سوا سات بجے نماز عشاء پڑھی گئی۔ ۔ محترم نائب صدر صاحب دوم کا خطاب ساڑھے سات بجے محترم نائب صدر صاحب دوم نے تلقین عمل کے پروگرام میں اطفال کو خطاب فرمایا۔ آپ نے انہیں نظم و ضبط اختیار کرنے اور اچھے اخلاق دکھانے اور سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید وجود بننے کی تلقین فرمائی۔ اور اطفال کی منتظم اور اجلاس میں پرسکون مجلس پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی صدارت **بیت بازی** کا مقابلہ شروع ہوا۔ جو ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ یہ مقابلہ دو ٹیموں خالد اور طارق، اسامہ اور حمزہ کے درمیان ہوا۔ اسامہ اور طارق بلاک کی ٹیم فاتح رہی۔ جس کے لیڈر محمد جمیل دارالصدر ربوہ تھے۔ بچوں نے اشعار خوب یاد کئے ہوئے تھے

رنگین امریکی تصاویر: ۔ بیت بازی کے مقابلہ کے بعد اطفال کو معاشرت میں پاکیزگی اور صفائی کی عملی تلقین کرنے کے لئے امریکی معیشت و معاشرت کی چند رنگین متحرک تصاویر دکھائی گئیں۔ ان میں امریکہ کے ایک کسان کا ڈیری فارم دکھایا گیا تھا۔ جس سے ان لوگوں کی صفائی اور طرز زندگی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا تھا اور اس امر کا بھی کہ وہاں کے گاؤں اور ہمارے گاؤں کی طرز بود و باش میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ نمائش چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی تھی۔ آپ تصاویر کے ساتھ ساتھ اطفال کو مناسب الفاظ میں تلقین بھی کرتے جاتے تھے۔ ساڑھے دس بجے یہ نمائش ختم ہوئی۔ تمام اطفال نے اس پروگرام میں پوری دلچسپی سے حصہ لیا۔ اس کے بعد اپنے خیموں میں سونے کی اجازت دے دی گئی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

سٹی اینڈ گلڈس لنڈن انسٹی ٹیوٹ ٹکنالوجیکل امتحانات ۱۹۵۸ء

یہ امتحانات لاہور سینٹر میں بماہ مئی ۱۹۵۸ء ہوں گے۔ فارم درخواست و سلیبس امتحانات دفتر ڈائرکٹر انڈسٹریز و مائینز ویسٹ پاکستان پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور سے طلب ہوں۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱/۱۲/۵۷ ہے۔ امتحان مشین شاپ انجینئرنگ کے لئے درخواست کی آخری تاریخ ۱۵/۱۱/۵۷ ہے (پ۔ٹ ۲۰/۱۰/۵۷)

دو ٹرینڈ گریجوایٹ اساتذہ کی ضرورت

دو ٹرینڈ گریجوایٹ اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۰۰/- پنشنر اصحاب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ کی جگہ چھوڑ کر درخواستیں معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہوں۔

ضرورت اساتذہ

بی اے بی ٹی۔ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ تنخواہ۔ الاؤنس -/۳۰
ایف اے جے اے وی۔ ۷۵-۵-۱۵۰ تنخواہ -/۳۳ ماہوار الاؤنس
میٹرک جے اے وی۔ ۶۸-۴-۱۲۰ تنخواہ۔ الاؤنس -/۳۳
فزیکل ٹرینڈ ملٹری ہیں ہیڈ ماسٹر -/۶۰ + -/۳۳ ماہوار

محکمانہ امتحان

محکمانہ انتظامیہ۔ ریونیو پولیس۔ جنگلات۔ زراعت۔ حیوانات۔ جیل۔ ایکسائز و ٹیکسیشن کے امیدواران از ڈویژن لاہور و راولپنڈی ملتان۔ بہاول پور کا دوسرا ششماہی امتحان بتاریخ ۲۵/۱۱/۵۷ بمقام لاہور ہوگا (پ۔ٹ ۲۱/۱۰/۵۷)

توسیع تاریخ امتحان مقابلہ

پوسٹ ماسٹر جنرل فارورڈ سرکل ویسٹ پاکستان لاہور کے۔ اور افیسر انچارج ٹیلیگراف سٹورز سرگودہا۔ اکاؤنٹس افسر ٹیلیفون ریونیو لاہور کے دفتر میں اپر ڈویژن کلرکوں کی بھرتی کے امتحان مقابلہ کے لئے درخواستوں کی تاریخ میں ۱۴/۱۱/۵۷ تک توسیع ہو گئی ہے۔ اور امتحان ۹ و ۱۰/۱۲/۵۷ کو ہوگا۔ (پ۔ٹ ۲۲/۱۰/۵۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری چھوٹی بچی دس گیارہ دن سے بوجہ بخار بیمار ہے اور بخار ٹوٹ نہیں رہا۔ احباب اس کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔ (عبدالحی صابر۔ جہلم)

(۲) منشی سلطان احمد خاں صاحب کاتب لدھیانوی کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں تمام احباب خصوصاً درویش قادیان دعائے صحت فرما کر ممنون فرمائیں (عبدالرحمٰن شاکر کارکن اصلاح و ارشاد)

(۳) میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ محترم ایم شریف احمد صاحب سیالکوٹ کچھ عرصہ سے درد پتہ میں مبتلا ہیں۔ نیز میرے بہنوئی میاں محمد شفیع صاحب کو کوٹھے پر سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام ان ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد الطاف تنویر)

(۴) احباب کرام۔ صحابہ کرام۔ مسیح موعود خاکسار کے۔ ؛ مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں ۲۸ اکتوبر کو ڈی کورٹ میں پیشی ہوگی۔ (سیٹھی عبدالحق جہلم)

(۵) خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ کچھ عرصہ سے درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ نیز میری نانی صاحبہ بھی ۲ سال سے دماغی مرض کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرماویں (خاکسار محمد اسلم خاں عباس علی صراف سانگلہ ہل)

(۶) میرا لڑکا عزیز نذیر احمد بیمار ہے ٹائیفائڈ دس بارہ روز سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ عزیز کی صحت کے واسطے دعا فرماویں۔ (شیخ فتح محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ)

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶/۲۷/۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ہوگا

تمام جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا

(ناظر اصلاح وارشاد)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کے لئے
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کیلئے
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر ر
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۱ر فی ر
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۲ر

شق نمبر ۳ تاجروں کیلئے
بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافعہ

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ

شق نمبر ۵ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان کے لئے }
ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار اصحاب کیلئے۔ سال کے مجموعی منافعہ کا ایک فی صدی

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ترسیٹھ ہزار دو پیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر } یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب اخلاص واستطاعت۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے! سابقت فرمائیے۔ اور جنت میں گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

---

(۷) ہماری خالہ زاد بہن شمیم اختر کچھ عرصہ سے درد گردہ میں مبتلا ہے۔ نیز محترمہ بھاوجہ صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالکریم صاحب عرصہ دراز سے مختلف امراض میں گرفتار ہیں۔ احباب جماعت ہر دو کی صحت کے لئے دعا کریں (ق۔ اے۔ تنویر کوچہ چابک سواراں لاہور)

(۸) خاکسار کے بچے ناصرہ بیگم نصیر الحق اور بچوں کی والدہ سب کے سب عارضہ بخار میں مبتلا ہیں۔ عزیزہ ناصرہ بیگم ریلوے ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ ان سب کیلئے احباب کرام دعائے صحت فرمائیں محمد ابراہیم کارکن ریلوے ہسپتال قصور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہذا کو لکھیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۳۱۳:۔ منکہ حسین بی بی بیوہ محمد عمر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴/۱۱/۳ ساکن سرسیدر ڈاکخانہ باڑہ ل ضلع دہلی۔ صوبہ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۵۲/۴/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ میری منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ البتہ مرحوم خاوند کے ذمہ جو حق مہر واجب تھا اس کے حساب میں۔ مبلغ ایک سو روپیہ جائیداد منقولہ ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی کسی قسم کی جائداد نہیں ہے۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل ۔ ۔ ۔ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۵۲/۴/۱۱

الامۃ نشان انگوٹھا حسین بی بی موصیہ

گواہ شد قمر الدین دہلوی فرزند موصیہ

گواہ شد:۔ قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۲۰:۔ منکہ حضرت سنگھا سگھر ولد محمد قاسم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال۔ تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۵۲ء ساکن ہبلی ضلع دھارواڑ۔ ریاست میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۵۷/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا اس وقت ایک مکان مالیتی دو ہزار روپیہ جس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ دو صد روپیہ نقد ارسال خدمت ہے، تاکہ مکان کے حصہ کی وصیت میری زندگی میں ادا ہو سکے۔

۲۔ میری اس وقت مبلغ ۸۰ روپیہ ماہوار بذریعہ تجارت آمد ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس میں کچھ کمی و بیشی ہوتی رہی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو باقاعدہ دیتا رہوں گا۔

۳:۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ (دستخط) بقلم خود حضرت صاحب منڈار سکھر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی

گواہ شد: (دستخط) مبارک علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہبلی دھارواڑ۔ میسور

گواہ شد:۔ حکیم عبدالرحمٰن معرفت احمدیہ بیت Bhandi wad Bao Rd. P.O Hubli. Distt Dharwar. Mysur State.

نمبر ۱۳۲۱:۔ منکہ محمد سعید انور ولد محمد شفیع صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن موہ ڈاکخانہ رگول ضلع ہمیر پور صوبہ یو۔ پی حال مقیم قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۵۷/۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ دو مکان واقع موضع موہ ضلع ہمیرپور یو۔ پی۔ مشترکہ برادران جس میں پانچواں حصہ میرا ہے۔ ان دو مکانات کی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپیہ ہو گی۔ ان مکانات کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ مکان ۱۔ جانب شمال مشرق مکان حافظ نذیر محمد صاحب جانب جنوب شارع عام جانب غرب مکان جگن ناتھ کلار۔

دوئم:۔ سامان سائیکل قیمتی پانچ صد روپیہ

سوئم:۔ علاوہ ازیں میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا عارضی کارکن ہوں اور مجھے اس وقت مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں اپنی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ اور گزارہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ محمد سعید انور موصی درویش قادیان،

گواہ شد:۔ (دستخط) عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ موصی ۱۰۶۵۰ قادیان

گواہ شد:۔ (دستخط) مبارکہ بیگم ہمشیرہ موصی حال مقیم قادیان۔

گواہ شد:۔ (دستخط) ماسٹر نثار احمد ہیچر مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام قادیان۔

سکولوں کے نصاب میں تبدیلی کی تجاویز

لاہور ۲۵ اکتوبر صوبائی محکمہ تعلیم نے سابق پنجاب کے تمام زنانہ و مردانہ ہائی مڈل اور پرائمری سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور تعلیمی معاملات سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے افراد سے اسی علاقہ کے پرائمری اور مڈل سکولوں کے نصاب تعلیم میں ردوبدل کے متعلق تجاویز طلب کی ہیں اس مقصد کے لئے تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر مقرر کی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایک نقیب مسجد کی ضرورت

جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایک مخلص اور مستعد نوجوان کی ضرورت ہے جو مسجد میں بطور نقیب اور لائبریرین کام کر سکے۔ تعلیمی قابلیت مڈل پاس ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو اس کو مسجد میں ہی رہنا پڑے گا۔ تنخواہ مبلغ ۶۵/- روپیہ ماہوار ہو گی

خواہشمند احباب درخواستیں اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت سے تصدیق کرا کر ۵۷/۱۱/۲۰ تک مجھے بھجوا دیں

میاں عطاء اللہ بی اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ ۲۶۵/B کالج روڈ راولپنڈی

امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

(بقیہ صفحہ ۴)

اسلام کا وسیع دائرہ

اسلام رنگ و بو کا قائل نہیں جس طرح اس کی دعوت کا مخاطب روئے زمین کا ایک ایک فرد ہے۔ اسی طرح اس کی تہذیب بھی عالمگیر ہے آج اسلام کے مقابلے میں دیگر مذاہب اور فلسفہ والے کچھ ہی کہیں نہ کہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ کسی بھی مذہب اور تہذیب نے اپنا دائرہ اپنی قوم کے علاوہ دیگر اقوام تک وسیع نہیں کیا۔

جس تہذیب کو بھی دنیا میں اپنے قدم جمانے کا موقعہ ملا۔ اس نے دیگر اقوام کو ذلیل ہی سمجھا۔ اور غریب و بیکس مفتوح و مغلوب اقوام کو مدنی حقوق سے کبھی حصہ نہ مل سکا۔ صرف اسلام ہی ہے جس نے سب سے پہلا اعلان کیا کہ وہ تمام دنیا کی نجات کے لئے آیا ہے۔ اسکا لایا ہوا پیغام کسی ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ کل اقوام کے لئے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون (سبا ع ۲)

یعنی اے رسول ہم نے تجھے ساری دنیا کی طرف سے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور تیرے ذریعہ سے ہم سب دنیا کو ایک نظام اور ایک تہذیب پر جمع کرنے والے ہیں۔

اسلامی تہذیب کی بنیاد:۔ غرض اسلامی تہذیب کی بنیاد مساوات انسانی اور عالمی اخوت پر رکھی گئی ہے۔ اور اس فضیلت میں وہ دیگر تمام تہذیبوں سے منفرد ہے۔ اپنے آپ کو مہذب اور اعلیٰ تعلیم یافتہ کہلانے والی اقوام آج بھی اپنے سے کمزور اقوام پر وہ مظالم ڈھا رہی ہیں۔ کہ الامان والحفیظ۔ امریکہ جنوبی افریقہ اور الجزائر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ پوری انسانیت کی تذلیل کے لئے کافی ہے لیکن اسلام نے اکرحبشی غلاموں کو بھی وہ عزت بخشی کہ خلیفۃ المسلمین ان کی دست بوسی کرنا اور اپنی محفل میں انہیں سب سے زیادہ عزت کے مقام پر بٹھانا اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے تھے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی یہی خصوصیت تھی۔ جس نے اسے دیگر تمام تہذیبوں سے ممتاز اور بلند تر کر دیا۔ اور وہ اس کے سامنے ہیچ نظر آنے لگیں تہذیب و تمدن کی مختلف شاخیں ہوتی ہیں۔

اسلامی تہذیب تمدن بھی کئی شاخوں میں منقسم تھا۔ لیکن ان سب کی جڑ عقیدہ توحید تھی جس کے نتیجہ میں عالمگیر مساوات اور اخوت انسانی کا تصور مسلمانوں کے ذہنوں میں پیدا ہوا۔ اور اسی تصور نے اسلامی تہذیب و تمدن کو پروان چڑھانے اور دیگر تہذیبوں پر تفوق حاصل کرنے میں مدد دی ہے

انصاراللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

(بقیہ صفحہ اول)

کہ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص یا گروہ خدا کے دین کی خدمت میں لگ جائے گا اور اپنے دن اور رات اسی طور پر بسر کرے گا۔ کہ جس سے اس کا انصار اللہ ہونا ثابت ہوتا ہو۔ تو ایسے شخص یا گروہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی اسی طرح مدد کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کو بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھے گا۔ یہ ایک نہایت عظیم الشان وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حقیقی انصار اللہ سے کیا ہے پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ہر دم اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم حقیقی انصار اللہ کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں تاکہ ہم اس عظیم الشان وعدے کے حقیقی مصداق بنے رہیں۔

آپ نے تذکرہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

۱۔ حنیف مسیح۔

۲۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔

(۳) قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔

(۴) یاتون من کل فج عمیق۔

(۵) ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(۶) فتح۔ خیر۔ نصرت۔

کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں اعمال صالحہ بجا لائیں۔ مرکز کے ساتھ نہ صرف وابستہ رہیں بلکہ اسے مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو پھر ہماری زندگیاں ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء اور یاتون من کل فج عمیق کی مصداق بن جائیں گی۔ اور ہماری فتح اور ہمارے غلبہ میں کوئی شک باقی نہ رہے گا۔ دوران تقریر میں آپ نے ان میں سے ہر بات کی باریک باریک تفصیلات پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے، اعمال صالحہ بجالانے۔ اور مرکز کے ساتھ وابستگی کے کیا کیا تقاضے ہیں۔ اور انہیں کما حقہ پورا کرنے کا طریق کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے .. مثالیں دے دے کر یہ بھی بتایا کہ ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں خدا کی نصرت کس طرح اول روز سے جماعت احمدیہ کے شامل حال رہی ہے اور آج کے دم تک برابر ہم اس کی نصرت کا مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو حقیقی معنوں میں انصار اللہ بنائے رکھنا اور اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلا جانا ہمارا اولین فرض ہے۔ تاکہ خدا کی یہ نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں۔ ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔

اجلاس اوّل کی بقیہ کارروائی

محترم نائب صدر صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ذکرِ حبیب کے موضوع پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد عمومی مجلس مرکزیہ نے تنظیم انصار اللہ کے اغراض و مقاصد پر اور مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب نے صحت مند لمبی عمر کے راز پر تقاریر فرمائیں نیز مکرم مولانا قمر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایام الصلح" میں سے درس دیا۔ اور یہ اجلاس پونے پانچ بجے سہ پہر ختم ہوا جس کے بعد پونے چھ بجے شام تک تفریحی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ چھ بجے سے ساڑھے سات بجے کے وقفہ میں مغرب و عشاء کی باجماعت نمازیں ادا کی گئیں۔ اور دوست کھانے وغیرہ سے فارغ ہوئے تاکہ ساڑھے سات بجے دوسرے اجلاس میں شریک ہو سکیں۔ (باقی آئندہ)

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۶ اکتوبر (بذریعہ فون) ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کی درمیانی رات کے شروع میں تنفس کی تکلیف رہی۔ لیکن سینک کرنے سے جلدی تکلیف رفع ہو گئی۔ باقی رات خدا کے فضل سے آرام سے گذری نیند بھی آگئی۔ آج کا دن بھی طبیعت پرسکون رہی۔ ٹمپریچر ۲/۷ ۹۷ سے ۴/۵ ۹۸ تک رہا۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب کی زیر ہدایت تنفس کی تکلیف کی اصل وجہ معلوم کرنے کے لئے انتڑیوں کا ایکسرے لیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ کل معلوم ہوگا۔ عام حالت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ایک دفعہ بھی بلغم نہیں آئی۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم خادم صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

اردن میں ہنگامی صورتِ حال کے متعلق انتباہ

عمان ۲۶ اکتوبر:۔ حکومت اردن نے کل تمام ملک میں شہری آبادی کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ ہر ہنگامی صورتِ حال کے مقابلہ کے لئے تیار رہے۔ شہروں میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کی مشقیں شروع کر دی گئی ہیں۔ اور ہسپتالوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ایک ماہ کی ضرورت کی دوائیں اپنے پاس رکھیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴